تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم

عبداللطیف خالد چیمہ *

''آسیہ مسیح'' کوسنائی جانی والی عدالتی سزا کے بعد قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو کمپین شروع ہوئی ہے تمام دینی جماعتوں نے مثالی ہم آہنگی کے ساتھ اُس کا راستہ روکا۔ حکمرانوں، سیکولر سیاستدانوں اور عالمی قوتوں کو توقع سے زیادہ مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ ۲۴ دسمبر ۲۰۱۰ء کو ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے، ۳۱ر دسمبر ۲۰۱۰ء کی ملک گیر ہڑتال، ۹ر جنوری ۲۰۱۱ء کو کراچی میں بڑے احتجاجی جلسہ اور تحریک کے تسلسل نے دنیا پر واضح کر دیا کہ ملکی و سیاسی اور معاشی حالات جیسے بھی ہوں، مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہوں، مسلمان جتنا بھی کمزور ہو جائے وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت و ختمِ نبوت کے تحفظ کی جدوجہد سے کسی صورت الگ نہیں رہ سکتا۔ ہماری پختہ رائے ہے کہ اگر عدالتوں اور اداروں کو آزادانہ طور پر کام کرنے دیا جائے اور فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی پالیسی نہ اپنائی جائے تو لاقانونیت اور ماورائے آئین اقدامات کا راستہ روکا جا سکتا ہے۔ لیکن جب حکمران رجیم اپنی مرضی مسلط کرنے پر مُصر رہے اور سیکولر اِنتہا پسندی کو فروغ دینے سے گریز نہ کیا جائے تو ردِ عمل خود اپنا راستہ بناتا ہے ۔عیسائیوں کے پوپ، یورپی پارلیمنٹ کی قرارداد اور عالمی طاقتوں اور اداروں کی ''آسیہ مسیح'' کیس کے حوالے سے مداخلت اور قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ختم کرنے پر زور...... پاکستان کے تمام مکاتب فکر اِس صورتحال پر تشویش کا اِظہار کر کے اس کو مسترد کر چکے ہیں۔ اصل میں یہ جارحانہ مداخلت کا خطرناک تسلسل ہے جسے سرکاری سطح پر مسترد نہیں کیا جاتا اور دھیرے دھیرے اُس عالمی ایجنڈے کو آگے بڑھایا جا رہا ہے جس کے تحت عالم کفر ہمارے دین و ایمان اور تہذیب و ثقافت پر اثر انداز ہو کر ہماری اصل کو ختم کر دینا چاہتا ہے۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ حکمران جماعت اپنی سرکاری و پارٹی پالیسی کا کُھل کر اعلان کرے اور بیرونی دباؤ کو نامزد کر کے مسترد کرے، وقتی پسپائی کی بجائے دونوں ایوانوں سے یہ قرارداد منظور کرائی جائے کہ اِس قانون کو کبھی نہیں چھیڑا اور کوئی بل نہیں لایا جائے گا۔ اپنے وزراء اور پارٹی رہنماؤں کے متنازعہ بیانات کو کھلے دل سے واپس لے کر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ وزیر داخلہ اور کارپردازانِ حکومت زُعمائے تحریک ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریک ختم کرنے کا مشورہ دینے یا تحریک میں دراڑیں ڈالنے کی بجائے اپنا قبلہ درست کریں اور بھٹو مرحوم کے تحفظِ ختمِ نبوت کے کردار کو فراموش نہ کریں عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کی میزبانی میں چلنے والی تحریک تحفظ ناموس رسالت صلیاللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں وابستگان احرار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِس کو منظّم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ آنے والے دنوں میں ہر ممکن سطح پر دینی قوتوں کے ساتھ ہم آہنگی کو آگے بڑھائیں اور اِس مضبوط ترین قدرِ مشترک کو کسی بھی سطح پر سبوتاژ نہ ہونے دیں۔ الحمدللہ! ہماری کوئی سیاسی یا غیر سیاسی مجبوری نہیں کہ ہم توحید و ختمِ نبوت اور اُسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روشنی میں امت کے اجماعی عقائد اور پُرامن جدوجہد سے دستبردار ہو جائیں! وما علینا اِلا البلاغ

*مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرارِ اسلام پاکستان